کتاب نما

تاریخ افکار وعلومِ اسلامی، علامہ راغب الطباخ (ترجمہ: افتخار احمد بلخی)۔ ناشر: اسلامک پبلی کیشنز، منصورہ، لاہور۔ فون: ۰۴۲-۳۵۲۵۲۵۰۱۔ صفحات (علی الترتیب) جلد اوّل: ۴۷۲، جلد دوم: ۳۸۰۔ قیمت (علی الترتیب) جلد اوّل: ۴۴۰ روپے، جلد دوم: ۴۰۰ روپے۔

یہ عربی کتاب الثقافة الاسلامیة کی اُردو ترجمانی ہے۔ ساڑھے آٹھ سو سے زائد صفحات پر مشتمل اس کتاب کو موضوع اور مضامین کے لحاظ سے دو جلدوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ پہلی جلد ماقبل نبوت کی عرب تاریخ سے لے کر قرآن، علومِ قرآن اور حدیث وعلومِ حدیث کے مباحث سے متعلّق ہے۔ دوسری جلد فقہ، علوم واُصولِ فقہ اور علم کلام وعلم تصوف وغیرہ کی بحثوں پر مشتمل ہے۔

جلد اوّل میں عرب اور اسلام کے تاریخی، علمی اور تمدنی پس منظر پر نہایت اختصار سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ بعدازاں قرآن مجید کے نزول، مضامین قرآن اور اس کے مقاصد، جمع وتدوینِ قرآن، قرآن کا اسلوب واعجاز، لہجاتِ قرآن، قرآن کا رسم الخط، علمِ قراء ت اور طبقاتِ قراء، علمِ تجوید، تفسیر اور علمِ تفسیر، طبقات المفسرین اور ۳۶ عربی تفاسیر کا اجمالی تعارف اس جامع انداز میں کرایا گیا ہے کہ ان تمام علوم وفنون کی نہ صرف وقعت وحیثیت اور اہمیّت وضرورت نمایاں ہوگئی ہے بلکہ ان کے حُسن وقبح بھی ظاہر ہوگئے ہیں۔ جلد اوّل کا دوسرا اہم مبحث حدیث اور علومِ حدیث ہیں۔ اس علم کے مقاصد وموضوعات اور اُسلوب وفصاحت کے تذکرے سے بات کا آغاز ہوتا ہے، اور پھر اقسام الحدیث، کتابتِ حدیث، جمع وتدوینِ حدیث اور اہم مجموعہ ہائے حدیث، روایت اور رواۃ، ائمہ وکتبِ حدیث کے طبقات، اُصولِ حدیث، صحاحِ ستہ اور اصطلاحاتِ حدیث کے مؤلفین کے تعارف پر اس بحث کا اختتام ہوتا ہے۔

جلد دوم علم الفقہ اور اس کی تدوین واشاعت کی تاریخ کا احاطہ کرتی ہے۔ علومِ اسلامیہ کے تعارف اور ابتدائی تالیفات، علم الفقہ کے تاریخی ارتقا اور فقہی مذاہب کے وجوہِ اختلاف پر

متوازن اور معلومات افزا بحث ہے۔ چاروں ائمہ فقہ کے مسلک، ان کے تلامذہ اوران کی تالیفات کا تعارف پیش کیا گیا اور اُن کے دائرۂ اثر کو بھی زمینی حدود کے اعتبار سے متعین کیا گیا ہے۔ یہ بحث ابتدائی تاریخ اور عصرِ حاضر کے ادوار کا احاطہ کرتی ہے۔ اس جلد کا دوسرا اہم مبحث علم الکلام اور تصوف ہے۔ جلد دوم کا تیسرا اہم مبحث علومِ ادبیہ کا تذکرہ ہے۔ اس میں علم النحو، علم الصرف، علم الاشتقاق، علم البلاغت اور علم الجدل کا تعارف کرایا گیا ہے۔ چوتھا اہم مبحث علمِ تاریخ ہے جس میں تاریخ کے ارتقا میں مسلمانوں کی خدمات اور اسلام میں مبداے تاریخ اور تاریخ کے مشہور مؤلفین کے مباحث شامل ہیں۔ پانچواں اہم مبحث یونانی علوم کی اشاعت واثرات پر ہے۔ چھٹا مبحث علومِ اسلامیہ کی نشاتِ ثانیہ ہے۔ اس مبحث میں زوالِ علوم وافکار کے بعد بیداری پر مختصر بات کر کے مختلف خطوں سوریا (شام)، تیونس (تونس)، جزائر (الجزائر)، مراکش (مغربِ اقصیٰ)، عراق، حجاز اور یمن کی علمی تاریخ، تنظیموں، کتابوں، علمی و تعلیمی اداروں، شخصیات اور علوم و معارف کے حوالے سے آگاہی دی گئی ہے۔

اسلامی علوم و معارف اور افکار و نظریات کو مصنف نے ''اسلامی ثقافت'' کے طور پر پیش کیا ہے۔ ثقافت کی تعریف اور تعیّن پر نہایت فکر انگیز مقدمہ اربابِ دانش واہلِ اقتدار کی چشم کشائی کرتا ہے۔ اسلامی ثقافت کیا ہے؟ یہ بہت اہم سوال ہے۔ مصنف کے نزدیک مسلم تہذیب کے افکار وعلوم ہی اس کی ثقافت ہیں۔ اسلامی تاریخ سے یقیناً یہی علوم وفنون مسلمانوں کی ثقافت ثابت ہوتے ہیں۔ دین تہذیب کی بنیاد ہوتا ہے اور تہذیب سے ثقافت جنم لیتی ہے۔ لہٰذا رقص و سرود اور گلوکاری واداکاری کبھی مسلم تہذیب کی ثقافت نہیں رہی اور نہ ہوسکتی ہے۔ یہ کتاب اگرچہ شام کے اندر دمشق اور حلب کے لا کالجوں کے نصاب کے لیے مرتب کی گئی تھی مگر اس کی جامعیت اور مشمولات نے اسے پورے عالمِ اسلام کی ضرورت بنادیا ہے۔ علومِ اسلامیہ و عربیہ کا کوئی طالب علم یا اسکالر اس کتاب سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ پاکستان کے اعلیٰ سطحی نصابِ تعلیم میں اس کتاب کا مطالعہ لازمی قرار دیا جانا چاہیے جس طرح یہ شام کے لا کالجوں میں بطور نصاب شامل ہے۔

اس کتاب کی تصنیف و تالیف میں مصنف نے جس عرق ریزی سے کام لیا ہے لائقِ صد تحسین ہے۔ اُردو ترجمہ مولانا افتخار احمد بلخی نے کیا ہے، مگر سرورق اور اندرونی سرورق پر مترجم کا